امتیاز احمد(اسسٹینٹ پروفیسر)
شعبۂ اردو، راجا سنگھ کالج، سیوان
مواد برائے بی اے (اردو کمپوزیشن) سالِ اول

سر سید احمد خان

سر سید دلّی کے ایک معزّز گھرانے میں 1817ء میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اپنے زمانے کے اہل کمال سے فیض حاصل کیا۔ 1839 کے آس پاس انھوں نے انگریزوں کی ملازمت اختیار کی۔
1862 میں جب وہ غازی پور میں تھے، انھوں نے ایک انجمن 'سائنٹفک سوسائٹی' کے نام سے بنائی۔ اس انجمن کا مقصد یہ تھا کہ جدید علوم اور خاص کر سائنسی علوم کا مطالعہ کیا جائے۔ 1869 میں سر سید ایک سال کے لیے انگلستان گئے، واپس آکر انھوں نے ایک رسالہ ''تہذیب الاخلاق'' جاری کیا اور علی گڑھ میں ایک اسکول کھولا۔ یہ اسکول 1878 میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج بنا، پھر ترقی کر کے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی شکل میں ہندوستان کا ایک نمایاں علمی ادارہ بن گیا۔

سرسید کا نقطۂ نظر تھا کہ مسلم قوم کی ترقی کی راہ تعلیم کی مدد سے ہی ہموار کی جا سکتی ہے۔ انھوں نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ جدید تعلیم حاصل کریں اوار دوسری اقوام کے شانہ بشانہ آگے بڑھیں۔ انھوں نے محض مشورہ ہی نہیں دیا بلکہ مسلمانوں کے لیے جدید علوم کے حصول کی سہولتیں بھی فراہم کرنے کی پوری کوشش کی۔ انھوں نے سائنس، جدید ادب اور

معاشرتی علوم کی طرف مسلمانوں کو راغب کیا۔ انھوں نے انگریزی کی تعلیم کو مسلمانوں کی کامیابی کے لیے زینہ قرار دیا تاکہ وہ ہندوئوں کے مساوی و معاشرتی درجہ حاصل کر سکیں۔ سر سید نے نئی نسل کو انگریزی زبان سیکھنے کی ترغیب دی تاکہ وہ جدید مغربی علوم سے بہرہ ور ہو سکے۔ یوں دیکھتے ہی دیکھتے مغربی ادب سائنس اور دیگر علوم کا بہت سا سرمایہ اردو زبان میں منتقل ہو گیا۔ سوسائٹی کی خدمات کی بدولت اردو زبان کو بہت ترقی نصیب ہوئی ۔ 1886ء میں سر سید احمد خاں نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے نام سے ایک ادارے کی بنیاد رکھی گئی۔ مسلم قوم کی تعلیمی ضرورتوں کے لیے افراد کی فراہمی میں اس ادارے نے بڑی مدد دی اور کانفرنس کی کارکردگی سے متاثر ہو کر مختلف شخصیات نے اپنے اپنے علاقوں میں تعلیمی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ لاہور میں اسلامیہ کالج کراچی میں سندھ مدرسۃ الاسلام، پشاور میں اسلامیہ کالج اور کانپور میں حلیم کالج کی بنیاد رکھی۔ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس مسلمانوں کے سیاسی ثقافتی معاشی اور معاشرت حقوق کے تحفظ کے لیے بھی کوشاں رہی۔

سر سید نے مذہب، سیاست، ادب، معاشرت یعنی انسانی زندگی کے ہر گوشے پر نظر ڈالی اور ان کی اصلاح کرنے کی بھر پور کوشش کی۔ انھوں نے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھیں۔ تہذیبی اقدار کو فروغ دینے کے لیے گراں قدر مقالے لکھے۔ ادب کو تفریح کا سامان بنانے کے بجائے اعلا مقاصد کے آلۂ کار کی حیثیت دی۔ اردو نثر کو اعلا معیار عطا کیا، ساتھ ہی اپنے زمانے کے ادیبوں اور شاعروں کی راہ نمائی بھی کی، جنھوں نے اس ورثے کو آنے والی نسلوں تک منتقل کیا۔

▪ ▪